نمایاں علمی قابلیت کے حامل طلبہ سے ملاقات میں خطاب - 2 /Oct/ 2024

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم (۱)

الحمد اللہ ربّ العالمین و الصّلاۃ و السّلام علی سیّدنا ابی‌القاسم المصطفیٰ محمّد و علی آلہ الاطیبین الاطھرین المنتجبین سیّما بقیّۃ اللہ فی الارضین.

بہت خوش آمدید اور اس قابلِ قدر اور عزیز مجموعے کو دیکھ کر میں بہت خوشنود اور خوشحال ہوں۔ اپنے خیالات کا آغاز کرنے سے پہلے، میں ان دوستوں کے بیانات کے بارے میں ایک جملہ کہنا چاہوں گا۔ جو کچھ کہا گیا، وہ بہت عمدہ باتیں تھیں۔ سب سے پہلے، ڈاکٹر افشین نے جو اپنے آئندہ کے کاموں اور منصوبوں کا ذکر کیا، وہ انسان کو خوش اور پرامید کرتا ہے، اور جو باریکیوں، باتوں، تحقیقوں اور تجاویز کا ذکر ان بھائیوں اور بہنوں نے کیا، وہ توجہ اور غور کرنے کے قابل ہیں۔ خیر، یہ باتیں کہی گئیں۔ میں یہاں دو نکات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا نکتہ معاونِ محترم صدر کی باتوں کے متعلق ہے۔ آپ، الحمدللہ، جوانی کی نعمت سے مالا مال ہیں اور جوانی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ذہن فعال ہوتا ہے، کام کرتا ہے، بڑے مقاصد کا تعین کرتا ہے، آسمانِ اوّل، دوئم اور سوئم میں اہداف کو دیکھتا ہے، جو اچھی بات ہے۔ میں اس کام کی خوبصورتی پر ذرا بھی شک نہیں کرتا، لیکن ہمارے کام میں ایک کمی یہ ہے کہ ہمارے پاس مختلف مسائل، جیسے کہ ان مسائل پر جو دوستوں نے ذکر کیے، منصوبے اور تجاویز کی کمی نہیں ہے۔ جو کمی ہے، وہ ہے پیروی کی۔ جو کمی ہے، وہ ہے ان چیزوں کی پیروی کرنا۔ صدر فیصلہ کرتا ہے، معاون کو حکم دیتا ہے، وہ کہتا ہے، جی حضور ؛ معاون ڈائریکٹر کو حکم دیتا ہے، وہ بھی کہتا ہے، جی حضور ؛ لیکن ایک سال بعد، نہ صدر معاون سے پوچھتا ہے کہ کیا ہوا، نہ معاون ڈائریکٹر سے پوچھتا ہے کہ کیا ہوا ؛ اس لیے کام رک جاتا ہے۔ یہ جو آپ نے باتیں کیں، بہت عمدہ تھیں، میں انہیں سو فیصد پسند کرتا ہوں اور سن کر خوشی محسوس کرتا ہوں، لیکن ان پر عملدرآمد کریں ؛ ان چیزوں کے لیے پیچھا کرنے کی ضرورت ہے۔ دیکھیں، یہ سب کیسے عملی کیا جا سکتا ہے، ان کو حقیقت کا روپ دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک نکتہ۔

دوسرا نکتہ ان جوان عزیزوں کی باتوں کے متعلق ہے جو یہاں آ کر کی گئیں۔ سات نمایاں طلبہ نے مختلف موضوعات پر بات کی ؛ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ صنعت، معیشت، علومِ انسانی اور دیگر موضوعات پر یہاں بات چیت ہوئی۔ ان باتوں کے ساتھ ہم کیا کریں؟ ان حضرات کی باتوں کے ساتھ کیسے پیش آئیں، کیسے ان سے نمٹیں؟ میں عرض کرتا ہوں: آپ ان باتوں کو نوٹ کرلیں، ممکن ہے کہ بعض تجاویز غیر عملی ہوں، اور ایسا بھی ہے، لیکن ان میں سے بہت سی عملی ہیں۔ دیکھیں یہ تجاویز کس سرکاری یا غیر سرکاری ادارے سے متعلق ہیں ؛ معاون صدر کے طور پر — اور معاونِ صدر کا مقام بلند ہے — صدر سے بھی مدد لیں، اور اس ادارے سے یہ چیزیں طلب کریں۔ مثلاً مکران کے مسئلے کا ذکر ہوا، ایک تجویز بھی دی گئی ؛ تو یہ تجویز کون نافذ کرے گا، کس ادارے سے متعلق ہے ؛ اسے دیکھیں۔ خود تجویز دینے والے سے بھی اس بارے میں مشورہ کریں، پھر اس پر عمل کریں تاکہ یہ عملی ہو ؛ ورنہ یہ کہ ہم اچھی باتیں کریں اور اچھی باتیں سنیں، اس سے کام ختم نہیں ہوتا۔ یہ میری گزارشات ہیں۔

میں ان دوستوں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یہاں متوازن اور عمدہ باتیں بیان کیں۔ ان دنوں ہم سوگوار ہیں ؛ خصوصاً میں، واقعی سوگوار ہوں۔ جو حادثہ پیش آیا، وہ چھوٹا واقعہ نہیں ہے ؛ سید حسن

نصر اللہ کا فقدان کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور واقعی اس نے ہمیں سوگوار کر دیا ہے۔ اگرچہ آجکل فضا ملک میں عمومی سوگ کی فضا ہے اور حقیقی معنوں میں سوگ ہے، لیکن میں نے اس ملاقات کو مؤخر نہیں کیا۔ یہ ملاقات پہلے سے طے شدہ تھی، ہم کہہ سکتے تھے کہ اسے مثلاً اگلے ہفتے رکھا جائے ؛ لیکن میں نے یہ کام نہیں کیا ؛ میں نے سوچا کہ یہ موضوع مؤخر نہیں ہونا چاہیے ؛ یہ نمایاں طلبہ کی کاروائی اور رجحان مؤخر نہیں ہونا چاہیے ؛ اس لیے ہم نے یہ اجلاس منعقد کیا۔ اس اجلاس کا ایک پیغام ہمارے لیے ہے ؛ اس کا پیغام یہ ہے کہ ہم اگرچہ سوگ میں ہیں، لیکن ہمارا سوگ ماتم کرنے، افسردہ ہونے اور ایک کونے میں بیٹھنے کا مطلب نہیں ہے ؛ ہمارا سوگ، سید الشہداء (علیہ السلام) کے سوگ کی نوعیت کا ہے ؛ زندہ اور زندگی بخش۔ ہم سوگوار ہیں، لیکن یہ سوگ ہمیں زیادہ کام کرنے، پیشرفت کرنے اور زیادہ شوق کے ساتھ کام کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اس پیغام کو اپنے دل و جان میں حقیقی معنوں میں اتاریں، محسوس کریں کہ ہمارا سوگ بھی ہمیں آگے بڑھانے والا ہونا چاہیے۔ البتہ، میں لبنان کے مسائل اور اس عظیم اور عزیز شہید سے متعلق کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں، جو ان شاء اللہ، میں جلد ہی بیان کروں گا۔

نمایاں طلبہ سے متعلق، تین نکات میں نے ذہن میں رکھے ہیں، جن میں سے ہر ایک پر مختصر طور پر چند جملے عرض کروں گا۔ ایک نکتہ یہ ہے کہ ملک میں نمایاں افراد کی موجودگی پر توجہ دینا: ہمارے ملک میں نمایاں افراد کی صورتحال کیا ہے؟ کیا جو کچھ ہم کہتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں، وہ مبالغہ ہے یا نہیں؟ یہ ایک نکتہ۔ میں یہ مسئلہ اس لیے اٹھا رہا ہوں کہ کچھ لوگ اب بھی، سو سال پہلے اور نوے سال پہلے کی مانند، ایرانی صلاحیت اور قابلیت کا انکار کرتے ہیں ؛ یا غافل رہتے ہیں یا حتیٰ انکار کرتے ہیں۔ اب بھی ایسے لوگ ہیں جو یہ ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ اس فضا میں، ہمارے ملک کے موجودہ ماحول میں، ایسے بڑے واقعات ہو سکتے ہیں جو دنیا کے لیے بھی نئے اور انوکھے ہوں ؛ اب بھی کچھ لوگ ہیں جو اس پر یقین نہیں رکھتے۔ میں اس کے بارے میں چند کلمات کہوں گا۔

دوسرا نکتہ، نمایاں افراد کے تحفظ، ان کی تعداد میں اضافے، اور ان کی اثرپذیری کے طریقے ہیں ؛ ہم کیا کریں کہ نمایاں افراد کا وجود، مؤثر ہو جائے اور ان کی تعداد میں اضافہ ہو، اور ہمارا نمایاں فرد نمایاں باقی رہے اور محفوظ رہے ؛ خود بھی اور اس کی نمایاں صلاحیت بھی۔ میں نے اس سلسلے میں چند مختصر جملے نوٹ کیے ہیں جو عرض کروں گا۔ تیسرا نکتہ، نمایاں افراد کی ذمہ داری ہے ؛ آخرکار آپ نمایاں ہیں، آپ کی کچھ ذمہ داریاں ہیں ؛ ان ذمہ داریوں کو بھی بتایا جانا چاہیے، اگرچہ نمایاں فرد عام طور پر اپنی ذمہ داری کو جانتا ہے۔

نمایاں صلاحیتوں کے بارے میں میرا یہ کہنا ہے کہ ہمیں اپنے ملک، اپنی ذہنی، فکری اور ذہنی صلاحیتوں کی قدر کرنی چاہیے، انہیں پہچاننا چاہیے اور ان اثاثوں کی شناخت کرنی چاہیے جو نمایاں ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ کسی فرد، قوم یا ملک کے لیے سب سے بڑی آفتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے پاس موجود اثاثوں کو نہ پہچانے۔ ہمارے ملک کے بدخواہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے اثاثوں کو چھپائیں یا انکار کریں ؛ ہمیں ان کی اس سازش کو نہ قبول کرنا چاہیے اور نہ برداشت کرنا چاہیے ؛ ہمیں اس کے برعکس اپنے ملک کے اثاثوں کو پہچاننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ان میں سب سے اہم اثاثہ نمایاں افراد اور صلاحیت پیدا کرنے والے مواقع ہیں۔ نمایاں صلاحیتوں کے مواقع زیادہ تر قدرتی ہیں اور اس کے بعد سماجی، معاہداتی، تنظیمی اور دیگر عوامل آتے ہیں۔

میری نظر میں نمایاں استعداد کے لیے سب سے اہم صلاحیت "بہترین ذہنی استعداد" ہے ؛ اس حوالے سے ہمارا ملک دنیا کے سرکردہ ممالک میں شامل ہے ؛ ایران دنیا کے سرکردہ ممالک میں سے ایک ہے۔ میرے پاس ایک رپورٹ آئی ہے جو شاید آپ نے بھی دیکھی ہو ؛ یہ رپورٹ ایک بین الاقوامی مرکز کی ہے جو قوموں کے ذہنی استعداد کی جانچ کے لیے مخصوص ہے اور دنیا کی مختلف قوموں کے اوسط ذہنی استعداد کا تعین کرتی ہے۔

یہ رپورٹ 2024 کی اپڈیٹڈ رپورٹ ہے، جیسا کہ اس دستاویز میں درج ہے جو مجھے دی گئیـ اس فہرست میں جو 23 ممالک تھے ــ ممکن ہے کہ انہوں نے دنیا کے تمام 200 سے زیادہ ممالک کو شمار کیا ہو ؛ لیکن میرے پاس جو رپورٹ ہے، اس میں دنیا کے پہلے 23 ممالک شامل تھے ــ ان 23 ممالک میں ایران تیسرے نمبر پر ہےـ ایران کے بعد جاپان ہے، پھر سنگاپور، اور اس کے بعد دیگر ممالک ہیں ؛ مثلاً کینیڈا، جرمنی، اٹلی اور فرانسـ فرانس انیسویں نمبر پر ہے، برطانیہ اکیسویں نمبر پر، اور بھارت تیئسویں نمبر پر ہے ؛ ہم اس فہرست میں تیسرے نمبر پر ہیں ؛ یہ بہت اہم اور قابلِ توجہ بات ہے ؛ یہ ایران کی قوم کا اوسط ذہنی استعداد ہےـ جیسا کہ میں نے کہا، نمایاں استعداد کے لیے سب سے اہم صلاحیت انسان کی ذہنی استعداد ہےـ البتہ ذہنی استعداد کو فعال کرنا ہوتا ہے، اسے عملی شکل دینی ہوتی ہے، اس کے لیے مواقع فراہم کرنے ہوتے ہیں، اور یہ مواقع بھی دستیاب ہیںـ یہ ایک عظیم دولت ہے ؛ یہ کہ ہمارے ملک میں اوسط ذہنی استعداد اتنی زیادہ ہے، معمولی بات نہیں ؛ یہ ایک بہت بڑی دولت ہے، ایک شاندار انسانی دولت ؛ یہ ان تمام وسائل سے زیادہ قیمتی ہے جو ہمارے ملک میں موجود معدنیات، ذخائر، جغرافیائی مقام اور دیگر چیزیں ہیں ؛ انسانی وسائلـ

البتہ انقلاب سے پہلے نمایاں استعداد اور اس کی پرورش پر بالکل توجہ نہیں دی جاتی تھی ؛ وہاں دیگر چیزوں پر توجہ دی جاتی تھیـ نمایاں استعداد، خاص طور پر فکری اور ذہنی نمایاں افراد پر توجہ نہیں دی جاتی تھیـ انقلاب کے بعد یہ کام شروع ہواـ انقلاب کے ابتدائی سالوں میں جب نوجوانوں کو مختلف شعبوں میں قدم رکھنے کا موقع ملا، تو میں جنوب گیا تھا ؛ میرا خیال ہے کہ یہ 1358 یا 1359 شمسی (۱۹۸۰ یا ۱۹۸۱) کے سال تھےـ وہاں جہاد سازندگی کے نوجوانوں نے، جو ابھی نئے قائم ہوئے تھے، ایک گودام (سیلو) بنایا تھا ؛ البتہ یہ ایک چھوٹا گودام تھاـ یہ گودام بظاہر ایک پیچیدہ ٹیکنالوجی رکھتا ہےـ انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم ملک کے گندم ذخیرہ کرنے کے لیے گودام بنا سکتے ہیں ؛ یعنی نوجوان اتنی جرات سے یہ دعویٰ کرتے تھےـ نوجوان میدان میں اترے، انہیں موقع دیا گیا، اور وہ اس مقام پر پہنچے کہ اب گودام تو کچھ بھی نہیں، اس سے کہیں بڑے کام ان نوجوانوں نے کیے ہیں، چاہے تعمیرات میں ہوں یا اسکے علاوہ شعبوں میںـ انقلاب کے بعد ملک میں بااستعداد نوجوان کی صلاحیتوں پر توجہ دی گئی ؛ البتہ یہ توجہ اتنی نہیں تھی جتنی ہونی چاہیے تھی ؛ اس پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہےـ

ہمیں ان بہت سے شعبوں میں ان امور کی ضرورت ہے جن کا آپ نے یہاں ذکر کیاـ آپ نے پانی کے مسئلے کا ذکر کیاـ ہمیں تیل کے مسئلے، گیس کے مسئلے، ایٹمی توانائی کے مسئلے، نینو ٹیکنالوجی کے مسائل، نئے سائنسی علوم جیسے مصنوعی ذہانت اور دیگر علوم کے حوالے سے بھی اسی جذبے، اسی اقدام، اسی فکر، اسی صلاحیت اور علم کی ضرورت ہےـ ہمیں نمایاں افراد کو میدان میں اتارنا ہوگا ؛ یہ ایک اہم کام ہےـ میری نظر میں یہ ان کاموں میں شامل ہے جو صدر کے وزیر تعلیم کر سکتے ہیں، اور درحقیقت نمایاں افراد کی یونین کی تشکیل ــ جو کئی سال پہلے تجویز کی گئی تھی اور خوش قسمتی سے حکام نے قبول کی اور اس یونین کو قائم کیا ــ کا مقصد یہی تھا کہ نمایاں افراد کی شناخت کی جائے اور انہیں اہم کاموں میں مصروف کیا جائےـ یہ پہلا مسئلہ تھا، یعنی ملک میں نمایاں استعداد کی حقیقتـ

نمایاں افراد کی حفاظت اور ان کی تعداد بڑھانے کے حوالے سے، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے، اولاً، نمایاں فرد اپنی استعداد برقرار رکھ سکے، اور ثانیاً، ملک اس سے فائدہ اٹھا سکےـ اس کے علاوہ، وہ خام خیالی میں مبتلا ہو کر ملک چھوڑنے یا فرار کرنے کا نہ سوچےـ اس کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ نمایاں فرد محسوس کرے کہ اس کی موجودگی ملک میں اثر ڈال رہی ہےـ نمایاں فرد یہی چاہتا ہےـ نمایاں فرد، باصلاحیت نوجوان یہ چاہتا ہے کہ ملک اس کے ذہنی اور علمی پیداوار سے فائدہ اٹھائےـ جب نمایاں فرد یونیورسٹی میں آتا ہے اور بند دروازوں کا سامنا کرتا ہے، تحقیقاتی مرکز میں یہی صورتحال دیکھتا ہے، کسی

سرکاری ادارے میں بھی یہی صورتحال دیکھتا ہے، تو یہ نمایاں فرد اگر ملک میں رہے بھی، تو اب نمایاں نہیں رہے گا، بلکہ کسی اور راستے پر چلا جائے گا ؛ ایسا بھی ممکن ہے کہ کوئی نمایاں فرد اپنی روزی روٹی کے لیے ٹیکسی چلانے لگے! ہمیں ایسا نہیں ہونے دینا چاہیے کہ نمایاں فرد یہ محسوس کرے کہ اس کی موجودگی بے اثر ہے ؛ اسے یہ احساس ہونا چاہیے کہ اس کی موجودگی اثر ڈال رہی ہے۔ مثال کے طور پر، آج کل ایک فزکس کا نمایاں طالب علم یا ریاضی کا نمایاں طالب علم، وہ کہاں جائے؟ وہ چاہتا ہے کہ اس کی موجودگی مؤثر ہو ؛ اس نے تعلیم حاصل کی ہے اور نمایاں سطح تک پہنچا ہے ؛ اب ہمارے ملک میں ایک ریاضی کا نمایاں طالب علم کس سے رجوع کرے تاکہ ملک اس کے وجود، اس کے علم، اس کی استعداد اور اس کے ذہن سے فائدہ اٹھا سکے؟ البتہ میرا یہ اعتقاد ہے کہ اس معاملے میں بھی وزارت تعلیم ایک رابطہ کار کا کردار ادا کر سکتی ہے، اور اس پر توجہ دینا اور کام کرنا ضروری ہے۔

لہذا یہ پہلا نکتہ یہ ہے کہ تمام ادارے، چاہے سرکاری ہوں یا دیگر حکومتی ادارے، اس بات کی کوشش کریں کہ نمایاں طالب علم سے فائدہ اٹھایا جا سکے تاکہ وہ یہ محسوس کرے کہ اس کی موجودگی اہمیت رکھتی ہے۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ نمایاں طالب علم کو یہ محسوس ہونا چاہیے کہ وہ آگے جاسکتا ہے۔ ہمارے بہت سے نوجوانوں نے علمی میدان میں بہترین مقامات حاصل کیے ہیں، لیکن وہ مطمئن نہیں ہیں ؛ وہ تحقیق کرنا چاہتے ہیں، وہ ترقی کرنا چاہتے ہیں، وہ مزید علم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بہت سے نمایاں طالب علم جو ملک چھوڑ کر جاتے ہیں، اسی مقصد کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ ہمیں اسے یوں نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ ملک سے ناراض ہیں ؛ نہیں، بلکہ ان کا یہ گمان ہے کہ کسی دوسرے ملک میں ــ چاہے یہ گمان درست ہو یا غلط، مجھے نہیں معلوم ــ وہ زیادہ تحقیق کر سکیں گے اور زیادہ علم حاصل کر سکیں گے۔ ہمیں یہاں ان کے لیے تحقیق کے وسائل فراہم کرنے چاہئیں، اور اس کے لیے لیبارٹریز، بڑے ورکشاپس، صنعت کے ساتھ رابطہ، زراعت کے ساتھ رابطہ، اور کان کنی کے شعبے کے ساتھ رابطہ ضروری ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ طالب علم جو زراعت کے شعبے میں کام کر رہا ہے، ممکن ہے کہ پانی کے بہتر استعمال، ساحل کے بہتر استعمال، اور اسی قسم کے دوسرے مسائل پر تجاویز پیش کرے ؛ اسے یہ یقین ہونا چاہیے کہ وہ یہ سب یہاں لاگو کر سکتا ہے۔ یہ سب یونیورسٹی، صنعت اور دیگر شعبوں کے ساتھ رابطے سے ممکن ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اہم منصوبے پیش کرے۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے: تحقیق کے وسائل فراہم کرنے اور علم بڑھانے کے ذرائع پیدا کرنا۔

نخبگان کے کردار ادا کرنے کا ایک اور اہم میدان فکری مراکز (اندیشکدے) بنانا ہے، جو اس وقت ملک میں صرف حکومتی تعاون اور حمایت سے ممکن ہیں ؛ شاید مستقبل میں یہ کسی اور طرح ممکن ہو، لیکن اس وقت اگر ہمیں فعال فکری مراکز بنانا ہیں، تو یہ ضروری ہے کہ حکومت مدد کرے۔ یہ فکری مراکز ہر شعبے کے نخبگان کے لیے اجتماع گاہ بنیں گے ؛ یہ انہیں حوصلہ دیں گے اور کام پر مجبور کریں گے۔ البتہ، میری رائے میں، ان فکری مراکز کو متعلقہ اداروں کے ساتھ جوڑنے کا کام بھی وزیر تعلیم کے دفتر کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس میں بیوروکریسی کو ختم کرنا ہوگا۔ ہم مختلف شعبوں میں کاغذ بازی اور بیوروکریسی کا بہت سامنا کرتے ہیں ؛ بعض جگہوں پر یہ نقصان دہ ہوتی ہے، لیکن مہلک نہیں ؛ نخبگان کی حساس فطرت کے ساتھ یہ کاغذ بازی مہلک ہے، اور انہیں دروازے پر روکے رکھنا اور انتظار میں ڈالنا واقعی انہیں بالکل توڑ دیتا ہے۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ میری رائے میں، محترم وزیر تعلیم کو انسانی اور زبدہ سرمایہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔

تیسرا نکتہ نمایاں طالب علم کی ذمہ داری کے بارے میں ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ نمایاں طالب علم "ذمہ دار" ہوتا ہے۔ وہ معاشرے کے تمام افراد کی طرح ہے: "کُلُّکُم راعٍ وَ کُلُّکُم مَسئولٌ عَن رَعِیَّتِہِ(۲) " ؛ آپ جہاں بھی ہوں، آپ ذمہ دار ہیں۔ اب معاشرے کے ذمہ دار افراد میں سے ایک نمایاں طالب علم بھی ہے۔ اس فرد کی ذمہ داری عام

لوگوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے ؛ کیوں؟ کیونکہ وہ خدا کی نعمتوں سے زیادہ مستفید ہوا ہے ؛ آپ جتنی زیادہ خدا کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے، آپ کی ذمہ داری اتنی ہی زیادہ ہوگی ؛ [کیونکہ] آپ کو طاقت ملتی ہے، وقار ملتا ہے، علم ملتا ہے، دولت ملتی ہے، اور یہ سب خدا کی نعمتیں ہیں۔ "وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ (۳)" ؛ یہ سب خدا کی طرف سے ہیں ؛ لہٰذا یہ ذمہ داری میں اضافہ کرتے ہیں۔ لہٰذا، پہلی بات نخبگان کے ذمہ دار ہونے کا مسئلہ ہے۔

مطلب دوّم ؛ ایک اہم فرض جو آج کے دن ہمارے ملک میں موجود ہے وہ ہے «جدید علمی تحریک»۔ ہم نے چند سال پہلے دیکھا کہ علم کا مسئلہ، علم کی پیروی اور علم کی سرحدوں سے آگے بڑھنے جیسے موضوعات سامنے آئے، ان کا خیرمقدم کیا گیا، اداروں نے اس کی پیروی کی، یونیورسٹیوں نے پیروی کی، سائنسدانوں نے پیروی کی اور اس کا اثر ہوا۔ کہا گیا کہ ملک کی علمی ترقی کی رفتار دنیا کے اوسط سے تقریباً تیرہ گنا زیادہ ہے ؛ یہ بہت اہم ہے۔ ترقی کی رفتار اتنی زیادہ ہے۔ البتہ میں نے اسی وقت کہا تھا (۴) کہ ہم ان اعداد و شمار پر غرور نہ کریں ؛ کیونکہ ہم بہت پیچھے ہیں۔ ہمیں اپنی رفتار کو اسی معیار پر برقرار رکھنا چاہیے ؛ خیر، تھوڑی سی کمی آئی، اس طرح اس معیار کو برقرار نہیں رکھا جا سکا۔ دنیا میں علم کی رفتار بہت تیز ہے۔ آپ خود تمام اہل علم ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں علم کی تبدیلی کتنی تیز ہے۔ ہمیں ایک نئی تحریک کی ضرورت ہے، ایک نئی حرکت کی ضرورت ہے، ایک نئی علمی تحریک کی ضرورت ہے ؛ یہ کام کون کرے گا؟ آپ نمایاں طلبہ ۔ البتہ یونیورسٹیاں ذمہ دار ہیں، مختلف علمی مراکز، تحقیقاتی ادارے اور اس طرح کی چیزیں سب ذمہ دار ہیں، لیکن اصل عامل نمایاں شخص ہے۔ علمی تحریک کیلئے کوشش کریں اور یہی آپ کا جہاد ہے۔ البتہ میں آپ کے دوسرے جہادوں کو نہیں روکتا — جیسے مالی جہاد، تبیینی جہاد اور اس طرح کی چیزیں — لیکن آپ کا بنیادی جہاد یہی علمی تحریک اور نئی علمی ترقی اور حریفوں اور بدخواہوں پر علمی برتری حاصل کرنا ہے۔

ہمیں علمی برتری حاصل کرنی ہوگی ؛ ہمارے دشمن ہیں۔ اس کے کچھ وجوہات ہیں جن پر اس وقت یہاں گفتگو کا موقع نہیں ؛ یعنی تمام ممالک، تمام اقوام کے حریف، بدخواہ اور دشمن ہیں، اور ہمارے پاس ان میں سب سے زیادہ ہیں۔ ہمیں علمی برتری کے ذریعے ان پر غالب آنا ہوگا، جیسے کہ اگر کہیں ہم نے غلبہ حاصل کیا ہے تو وہ علمی اور ٹیکنالوجی کی برتری کی وجہ سے تھا۔ میں نے یہاں نوٹ کیا ہے کہ علمی اور ٹیکنالوجی کی برتری کبھی دشمن کے ہاتھ کو غزہ اور ضاحیہ جیسے بڑے عوام پر ضرب لگانے سے روک سکتی ہے۔ اگر ہم علم کے لحاظ سے، مثلاً فرض کریں، اسلحہ کے میدان میں، اس سے جو ہم ہیں کچھ آگے ہوتے، تو یقیناً یہ علاقے کی صورتحال پر اثر انداز ہوتا، اور یہ جلتی ہوئی آگوں کو ٹھنڈا کر سکتا تھا یا انہیں بجھا سکتا تھا۔ علمی تحریک، علمی برتری، اس طرح کی چیزیں بھی اس میں شامل ہیں۔

البتہ عارضی طور پر نمایاں طلبہ کے لیے میری اگلی نصیحت «علم محور کمپنیوں کا قیام» ہے۔ نالج بیسڈ کمپنیوں کی تعداد، جو پروگرام (۵) کے آخر میں متوقع ہے وہ ظاہراً تیس ہزار ہے، اور ہم اس سے بہت پیچھے ہیں۔ البتہ اس کے لئے دانش بنیان کمپنی کا معیار کم نہیں کرنا چاہیے ؛ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ایسا عمل کیا جائے کہ ایسا مرکز قائم کیا جائے جو حقیقتاً نالج بیسڈ نہ ہو۔ اس کا حقیقتاً علم محور ہونا ضروری ہے، اور اس کے جائزے میں سختی کی جانی چاہیے، لیکن تعداد کو بڑھانا چاہیے ؛ یہ نمایاں نوجوانوں کا کام ہے۔

میری باتیں مکمل ہو گئیں۔ غزہ اور لبنان کے مسائل پر، جیسا کہ میں نے کہا، ان شاء اللہ میں ان پر بات کروں گا اگر زندگی باقی رہی۔ بس ایک بات میں کہنا چاہتا ہوں، اور وہ یہ ہے کہ ہمارے اس علاقے میں، بنیادی مسئلہ — جو یہ لڑائیاں، جنگیں، پریشانیاں اور دشمنیاں پیدا کرتا ہے — وہ انہی لوگوں کی موجودگی سے ہے جو علاقے میں امن اور سکون کی بات کرتے ہیں ؛ یعنی امریکہ اور کچھ یورپی ممالک اگر یہ لوگ اپنا شر اس علاقے سے کم کر

دیں، تو بے شک یہ لڑائیاں، یہ جنگیں، یہ تصادم مکمل طور پر ختم ہو جائیں گے اور علاقے کے ممالک اپنے آپ کو، اپنے علاقے کو، آپس میں امن، سکون اور صحت کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں گے۔ ایک دن وہ کسی ملک کو اُکساتے ہیں، کبھی صدام حسین جیسے کو اُکساتے ہیں، ایسے سخت اور تلخ واقعات پیدا ہو جاتے ہیں ؛ ایک دن وہ نہیں ہوتے، ان کے حمایتی بھی نہیں ہوتے، اور دو ممالک کے درمیان محبت پیدا ہو جاتی ہے جیسے اربعین واک، جسے آپ نے خود قریب سے دیکھا ؛ مسئلہ اسی طرح ہے، اور دوسرے ممالک کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو آج علاقے میں امن کی بات کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں، ان کی موجودگی ہی اس علاقے کے مسائل کی اصل وجہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے، ایرانی قوم کی بلند ہمتی، اسلامی انقلاب کی رہنمائی سے اور دوسرے اقوام کے ساتھ تعاون کے ذریعے، ان شاء اللہ دشمنوں کے شر کو اس علاقے سے کم کر دیں گے۔

والسّلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ

۱. اس ملاقات کے آغاز میں، جناب حسین افشین (وزیر تعلیم، سائنس اور ٹیکنولوجی) نے ایک رپورٹ پیش کی۔ اسی طرح، جناب میلاد لطفی (پی ایچ ڈی طالب علم، بین الاقوامی تعلقات)، حجّت میان‌آبادی (پی ایچ ڈی، پانی کے انتظام)، سیّدعلی مدنی‌زادہ (پی ایچ ڈی، معیشت اور ۲۰۰۰ کے عالمی ریاضی اولمپیاڈ کا کانسی کا تمغہ یافتہ)، رسول لوایی (پی ایچ ڈی، زرعی ترقی اور بنیاد ملّی نخبگان کی تعلیمی ایوارڈ یافتہ)، سجّاد انتشاری (پی ایچ ڈی، پانی کے وسائل کا انتظام اور بنیاد ملّی نخبگان کی تعلیمی ایوارڈ یافتہ) اور خواتین مریم رضاپور (پی ایچ ڈی، انڈسٹریل انجینئرنگ اور پی ایچ ڈی کی ڈگری میں پہلی پوزیشن)، حنّانہ خرّمدشتی (بارہویں جماعت کی طالبہ، دبیرستان فرزانگان۲، اور ۲۰۲۴ کے عالمی نجوم اور فزکس اولمپیاڈ کی گولڈ میڈلسٹ) نے بھی اپنی باتیں پیش کیں۔

۲. منیةالمرید، ص ۳۸۱ ؛ «تم سب رعایا ہو اور سب مسئول ہو»

۳. سورہ نحل، آیت ۵۳ کا حصہ ؛ «اور جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے ...»

۴. از جملہ، بیانات، امام خمینی کی تیئسویں برسی کے موقع پر

۵. ساتواں ترقیاتی پروگرام